سوال

(17) سونے چاندی کے مجموعی نصاب زکوٰۃ کی وضاحت۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی شخص کے پاس نصاب سے کم سونے کی مقدار ہے، اورکچھ چاندی بھی ہو، جو نصاب تک نہ پہنچی ہو، لیکن دونوں کی مجموعی طورپر حد نصاب یا نصاب سے زیادہ ہوجاتی ہو، توکیا اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب سونے اورچاندی کا نصاب الگ الگ ہو، تواس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ زکوٰۃ میں اگرایک نصاب کم ہو تواس کو دوسرے کے ساتھ ملاکر نصاب پورا نہیں کیا جائے گا، بلکہ جس کا نصاب پورا ہے، اس کی زکوٰۃ دینی پڑے گی، دوسرے کی نہیں۔ لیکن دونوں کی زکوٰۃ میں چالیسواں حصہ فرض ہونا اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے، کہ یہ دونوں ایک ہی جنس ہیں، اوراس میں شبہ نہیں کہ نقدی ہونے کے لحاظ سے یہ ایک ہی ہیں، قرض میں یا کسی شے کی قیمت میں ویسے ایک کی جگہ دوسرا ادا کر دیا جائے، توکوئی مضائقہ نہیں ہونا چاہیے، دیناروں کی جگہ درہموں کی ادائیگی اوردرہموں کی جگہ دیناروں کی ادائیگی ایک ہی سمجھی جاتی ہے، بکری دنبہ میں اتنا اتحاد نہیں جتنا ان میں ہے، اسی طرح غلہ وغیرہ کی قسموں میں اتنا اتحاد نہیں، مگران سب کو ملا دیا جاتا ہے، یعنی ایک کا نصاب کم ہو تو دوسرے سے پورا کیا جاتا ہے، کیونکہ حدیث میں ((وفی الغنم)) اور ((فیما سقت السمآء)) ہے، اور غنم عام ہے، بکری دنبہ دونوں کوشامل ہے، پس جب ان کو ملایا جاتا ہے توچاندی سونا بطریقہ اولیٰ ملانا چاہیے، ان کا نصاب الگ الگ ہونا یہ نہ ملانے کی تسلی بخش دلیل نہیں ہے، کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ سونے کا نصاب اس لیے کم کردیا کہ یہ نفیس جنس ہے، اورچاندی کی نسبت بہت کم یاب ہے، اگراس کا نصاب چاندی جتنا ہوتا تواس میں زکوٰۃ کی نسبت بہت کم ہوتی، کیونکہ چاندی کا نصاب ۵۲ ۱/۲ تولہ ہے اتنا سونا کسی سرمایہ دار کے ہی پاس ہوسکتا ہے، عام لوگوں کے نہیں، خلاصہ کہ ٹھوس دلیل کسی طرف نہیں، نہ ملانے کی طرف اورنہ ناملانے کی طجرف، اوریہ بات ظاہر ہے، کہ زکوٰۃ فرض ہے، اورفرض میں احتیاط ضروری ہے، اوراحتیاط ملانے میں ہے، اورکئی علماء اس طرف بھی گئے ہیں، جیسے امام ابویوسف رحمة اللہ علیہ اورامام محمد رحمة اللہ علیہ وغیرہ اس لیے ترجیح اسی کو ہے، کہ ملانا چاہیے، تاکہ انسان مشتبہات سے نکل جائے، چنانچہ حدیث میں ہے، جو مشتبہات سے بچ گیا، اس نے اپنا دین اوراپنی عزت بچالی، اورجو مشتبہات میں واقع ہوا، خطرہ ے، کہ حرام میں واقع ہوجائے۔

باقی رہی یہ بات کہ کس طرح ملایا جائے، سواس میں امام ابویوسف کا خیال ہے کہ وزن کے ساتھ ملایا جائے، یعنی جتنا ایک کا نصاب کم ہو، اتنا اندازہ وزن کرکے دوسرے سے پورا کر لیا جائے، مثلاً چاندی ۲۶ ۱/۲ تولے ہے، اوریہ چاندی کے نصاب کا نصف ہے، توگویا ایک کا نصب اور نصف دوسرے کا یہ پورا نصاب ہوگا، گویا ایک کے وزن میں جتنی کمی ہے، اتنا وزن دوسرے کے نصاب سے موجود ہو توزکوٰۃ فرض وہ جائے گی، امام محمد رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں، قیمت کا حساب ہوگا، مثلاً سونے کا نرخ اس وقت نوے روپے تولہ ہے، اگرچاندی سواچھبیس تولے ہے، اور سواتین ماشہ کے قریب سونا ہو۔ توامام محمد رحمة اللہ عنہ کے نزدیک زکوٰۃ پڑ جائے گی، کیوں ۳ ۱/۴ ماشہ کی قیمت بحساب ۹۰ روپے فی تولہ ۲۶

روپے ہوتی ہے، پس چاندی کا حساب ۵۲ ۱/۲ تولے پورا ہوگیا۔ اور اگر چاندی کی قیمت روپیہ فی تولہ کے حساب سے کم وبیش ہو تو اسی حساب سے سونا بھی ۱/۴. ۳ماشہ سے کم وبیش سمجھ لیا جائے، اس صورت میں تو چاندی کے نصاب کی کمی سونے کی قیمت سے پوری کی جائے، تو یہ صورت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر کبھی صحیح ہوگی، کبھی نہیں، مثلاً پونے چار تولے سونے کی قیمت نوے روپے فی تولہ کے حساب سے ۲۳۷ ۱/۲ روپے ہے، اگر کسی کے پاس پونے چار تولے سونا ہو، اور اتنی چاندی ہو جس کی قیمت ۲۳۷ ۱/۲ روپے ہو، تو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر صحیح نہیں، کیوں کہ چاندی یہاں نصاب سے زیادہ ہے، تو اس کو سونے کے تابع کرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ چاندی میں مستقل طور پر زکوٰۃ فرض ہوگی، اور سونے میں چاندی کے ساتھ ملنے کی وجہ سے ہوگی، کیوں کہ سونے کا اپنا نصاب پورا نہیں، ہاں اگر سونے کا نصاب پر صحیح ہوگی، مثلاً سونا سات تولہ ہے، نصف تولہ نصاب سے کم ہے، اور نصف تولہ، ۷ ۱/۲ تولے کا پندرھواں حصہ ہے اب یہ پندرھواں حصہ چاندی سے پورا کرنا ہے، چاندی کا نصاب ۵۲ ۱/۲ تولے ہے، اور ۵۲ ۱/۲ تولے کا پندرہواں حصہ ۳ ۱/۲ تولے ہے، امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ۱/۲. ۳ تولے چاندی سے نصاب پورا ہوگیا، کیوں کہ ان کے ہاں وزن کا حساب ہے، لیکن امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نصف تولہ سونے کی قیمت میں نصاب پورا کیا جائے گا، اور نصف تولے کی قیمت موجودہ نرخ کے حساب سے ۴۵ روپے ہے، تو گویا ۴۵ روپے جتنی چاندی آسکتی ہے، اس سے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نصاب پورا ہوجائے گا۔

یہ دونوں مذہبوں کا بیان تھا، لیکن عملی صورت ان میں بھی احتیاط چاہیے۔ پہلی صورت جس میں ۲۶ ۱/۴ تولے چاندی ہے، اس میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر عمل میں احتیاط ہے، کیوں کہ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر پونے چار تولے سونا کی قیمت سے نصاب پورا ہوجاتا ہے، اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر قریباً ۳ ۱/۲ ماشے سے اور دوسری صورت میں جس میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر ۴۵ روپے کی چاندی سے نصاب پورا ہوجاتا ہے، اس میں امام ابویوسف کے مذہب پر عمل کرنے میں احتیاط ہے، کیونکہ ان کے مذہب پر ۳ ۱/۲ تولہ چاندی سے نصاب پورا ہوجاتا ہے، جو ۴۵ روپے کی چاندی سے بہت کم ہے، غرض جب کسی طرف تسلی بخش دلیل نہ ہو تو پھر احتیاط والی صورت پر عمل ہوتا ہے، جیسے نماز کی رکعتومیں شک پڑجائے تو کم سمجھ کر ایک اور پڑھ لی جاتی ہے، ایسے ہی یہاں سمجھ لینا چاہیے۔ (حافظ مولانا) عبد اللہ صاحب روپڑی، الاعتصام گوجرانوالہ، ۳۰ مئی ۱۹۵۲ء جلد۳ شمارہ ۴۱)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 7 ص 86-88

محدث فتویٰ